احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfaz| .com

جمعرات 8 جولائی 2004ء 19 جمادی الاول 1425 ہجری 8 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 150

غیر زبان سیکھنے کا ارشاد

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا ارشاد فرمایا- ایک روایت میں ہے کہ یہود کی خط وکتابت کی زبان سیکھو کیونکہ مجھے یہودیوں پر اعتبار نہیں چنانچہ میں نے 15 دن کے اندر سریانی زبان سیکھ لی- اور جب بھی رسول اللہؐ نے یہود کو خط لکھنا ہوتا تو مجھ سے لکھواتے اور جب ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں رسول اللہؐ کو پڑھ کر سناتا-

(جامع ترمذی کتاب الاستئذان باب فی تعلیم السریانیہ حدیث نمبر 2639)

6

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ کینیڈا

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا معائنہ اور طلبہ سے خطاب، بریمپٹن کی بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا دورہ

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

30 جون 2004ء

پونے پانچ بجے حضور انور نے بیت............ ٹورانٹو تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

سوانو بجے حضور انور مسی ساگا جماعت کے مرکز اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ پونے دس بجے کے قریب حضور انور 1194 میتھے سن بولیوارڈ ایسٹ پر واقع مسی ساگا جماعت کے سنٹر "بیت الحمد" پہنچے جہاں مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب صدر جماعت مسی ساگا اور مکرم لئیق ناصر صاحب صدر جماعت ملٹن نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اور تین بچوں نے حضور کا استقبال کرتے ہوئے پھول پیش کئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے اساتذہ، طلباء اور عملہ جامعہ، جماعت مسی ساگا اور جماعت ملٹن کے احباب جماعت، مرد وخواتین اور بچے کثیر تعداد میں صبح آٹھ بجے سے جمع تھے۔ سب نے فلک شگاف نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور پارکنگ لاٹ میں ہی گاڑی سے باہر تشریف لے آئے اور پیدل چلتے ہوئے احباب جماعت کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے بیت مسی ساگا اور جامعہ کی عمارت میں داخل ہوئے۔ مرد حضرات بیت الذکر کے باہر میدان میں جمع تھے جبکہ خواتین اندر بیت الذکر کے ہال میں حضور کی منتظر تھیں۔

جب حضور انور پارکنگ ایریا میں بنے ہوئے راستے پر احباب جماعت کے سامنے سے گزرتے ہوئے عمارت کی مین Entrance کے سامنے پہنچے تو دو رویہ قطار میں ایک طرف مسی ساگا اور بریمپٹن کی جماعت کی مجالس عاملہ اپنے اپنے صدر صاحب کی معیت میں اور دوسری طرف جامعہ کے طلباء واساتذہ اور سٹاف اپنے پرنسپل مکرم مبارک احمد نذیر صاحب کے ساتھ حضور انور کے استقبال کے لئے ایستادہ تھے۔ حضور نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور عمارت کے اندر تشریف لے گئے۔

سنٹر کے آڈیٹوریم میں بچیاں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں جونہی حضور انور دروازہ سے اندر داخل ہوئے خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ساتھ ہی استقبالیہ نغموں میں ایک اور جان آ گئی۔ حضور انور خواتین اور بچیوں میں کچھ دیر تشریف فرما رہے۔ اس دوران حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائے۔ بچیوں کو ملنے والی اس سعادت کا حال دیکھ کر بہت سی مائیں جنہوں نے شیر خوار بچوں کو اٹھایا ہوا تھا وہ بھی حضور انور کے سامنے آتی گئیں تا کہ اپنے بچے کے لئے حضور کے دست مبارک سے چاکلیٹ حاصل کر سکیں۔

حضور انور آڈیٹوریم سے باہر تشریف لائے تو لابی میں دونوں جماعتوں کے واقفین نو اور واقفات نو قطاریں بنا کر حضور انور کے منتظر تھے۔ حضور انور وقف نو سکیم میں شامل بچوں سے خاص شفقت کا سلوک فرماتے ہیں اور انہیں چاکلیٹ کے علاوہ ایک ایک قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ حضور انور کا انہیں ابھی سے قلم عطا فرمانا ان میں سے ہر ایک کے لئے قلم کے جہاد میں مجاہد بننے کی مقبول دعا بن جائے۔ ان نوے کے قریب بچوں اور بچیوں نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور عمارت کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا قائم کیا گیا ہے۔ جامعہ کی پہلی کلاس ستمبر 2003ء میں شروع ہوئی تھی جس میں 28 طلباء ہیں جن میں سے ایک جرمنی سے، ایک برطانیہ سے ایک امریکہ سے اور باقی پچیس کینیڈا سے ہیں۔

مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حضور انور کو جامعہ کے مختلف حصے دکھائے، کلاس رومز، اساتذہ کے کمرے، سٹاف اور پرنسپل کا دفتر، لائبریری اور بورڈ روم وغیرہ حضور انور باری باری اساتذہ کے کمروں میں گئے اور معائنہ فرمایا، اساتذہ کو شرف مصافحہ بخشا اور بعض امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس دوران طلباء لائبریری میں اکٹھے ہو چکے تھے۔ حضور انور بلڈنگ کا معائنہ فرمانے کے بعد لائبریری میں تشریف لائے۔ جامعہ کی موجود کلاس کے 28 طلباء کے علاوہ پرنسپل صاحب نے آئندہ کلاس جو ستمبر 2004ء سے شروع ہوگی کے 9 طلباء کو بھی بلایا ہوا تھا۔ تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جامعہ کے طالب علم طارق ملک صاحب نے نہایت عمدہ طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد تین طلباء نے انگریزی عربی اور اردو زبانوں میں حضور انور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ احمدیت کے لئے اپنی وفا اور خلافت کے لئے اپنی فدائیت کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور سے اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ احمدیت کے سچے خادم اور دین کی فوج کے فتح نصیب سپاہی بنیں۔ استقبالیہ کا متن درج ذیل ہے۔

پیارے آقا! آج کا دن ہماری زندگیوں کا اہم ترین، یادگار اور ناقابل فراموش دن ہے۔ ہمیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا کہ خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ وجود باجود جو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ بھی ہے، ہمارے درمیان موجود ہے۔

پیارے آقا! خاکسار کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ خاکسار، جامعہ احمدیہ کینیڈا میں اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے اپنے مقدس آقا کی خدمت میں خوش آمدید پیش کر رہا ہے۔

پیارے حضور! ہم عہد کرتے ہیں کہ ہمیشہ نظام خلافت احمدیہ کے وفادار اور جان نثار رہیں گے اور ہم یہ عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم حضور پرنور کے ہر حکم پر قربانیوں اور خدمات کے میدان میں ہمیشہ صف اول میں رہیں گے۔

ہم سب طلبہ و اساتذہ اور عملہ جامعہ احمدیہ کینیڈا، دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کے شکر گزار ہیں کہ حضور پرنور نے کینیڈا میں شمالی امریکہ کے پہلے جامعہ احمدیہ کے قیام کی اجازت عنایت فرمائی اور پھر ہمیں علم وحکمت سکھانے کے لئے بے نفس اساتذہ کی ایک ٹیم بھی مہیا فرمائی۔

ہم پیارے آقا کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عالم باعمل بنائے، مثالی واقف زندگی کی طرح تاحیات تمام ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ توقعات پر پورا اترنے کی توفیق بخشے۔

اس کے بعد حضور انور ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا کہ اس موقعہ پر میں کوئی فارمل ایڈریس تو نہیں کروں گا۔ البتہ چند اہم باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا۔ یہ میرا فارمل (Formal) خطاب نہیں ہے۔ چند باتیں ہیں جو میں آپ لوگوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ آپ یاد رکھیں کہ آپ جامعہ کی پہلی کلاس کے طلبہ ہیں۔ آپ کی یہ کلاس تاریخ کا حصہ بننے والی ہے جس طرح ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ ہمارے پرانے مربیان افریقہ میں گئے، یورپ میں گئے، نارتھ ایسٹ میں گئے۔ مدرسہ احمدیہ کی پہلی کلاس کا ذکر آتا ہے یا جامعہ احمدیہ کی پہلی کلاس کا ذکر آتا ہے۔ فرمایا جو سب سے پہلے کسی ملک میں پہنچے اس ملک کی احمدیت کی تاریخ میں ان کا ہمیشہ پہلے مربی کے طور پر ذکر ہوگا۔

اسی طرح کینیڈا (جماعت) کی تاریخ میں لکھا

جائے گا کہ فلاں فلاں جامعہ کی پہلی کلاس کے طلبہ تھے۔ اس لحاظ سے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جو روایات آپ پیدا کریں گے وہی آگے چلیں گی۔ طلباء ایک دوسرے کی نقل کرتے ہیں شعوری اور لاشعوری دونوں طور پر۔ اس لئے آپ اس جامعہ کی تاریخ میں ایک اہم کردار ادا کرنے والے ہیں۔ جب آپ (تربیت پا کر اور تعلیم مکمل کر کے) فیلڈ میں جائیں گے تو بھی دنیا کی نظر آپ پر رہے گی کہ آپ پہلی کلاس کے مربیان ہیں اس لحاظ سے آپ اپنی ٹریننگ کریں کہ ہم اس فوج میں شامل ہیں جس نے یہ عہد کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے دین حق کی جس خوبصورت تعلیم سے ہمیں روشناس کرایا ہے اور جسے دنیا بھول چکی تھی ہم نے ساری دنیا کو اس تعلیم سے روشناس کرانا ہے۔ علمی لحاظ سے تو کرنا ہی ہے اخلاقی لحاظ سے بھی اپنا معیار بلند کریں۔

ان ملکوں میں آزادی کی فضا ہے۔ جوانی کی عمر میں کسی نہ کسی قسم کی Temptation (بدی کی طرف میلان) ہو جاتی ہے آپ نے اس سے بچنا ہے۔

آپ نے استغفار اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینا ہے۔ نوجوانی کی عبادت ہی اعلیٰ درجہ کی عبادت ہوتی ہے۔ تہجد کی عادت ڈالیں۔

قادیان میں جب مدرسہ احمدیہ شروع ہوا تو ایک دفعہ رپورٹ ہوئی کہ مدرسہ میں طلباء نماز کے لئے نہیں اٹھتے۔ چونکہ مجلس میں ذکر ہوا تھا اس لئے ناظر صاحب تعلیم نے کہا کہ میں صبح چیک کرنے آؤں گا جو طالب علم جاگ رہا ہوگا اور جان بوجھ کر نہیں اٹھ رہا ہوگا اس کا پتہ چل جائے گا کیونکہ جو شخص سویا ہوا ہو اس کے پاؤں کا انگوٹھا ہل رہا ہوتا ہے۔ وہ اگلی صبح گئے تو کئی طلباء کے انگوٹھے ہل رہے تھے۔ آپ کے انگوٹھے تو نہیں ہلنے چاہئیں۔ اگر نماز میں ذوق پیدا ہو جائے تو پھر دوسری باتوں کی طرف سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔

پھر قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے ہونی چاہئے۔ آپ ابھی سے قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنے کی عادت بنا لیں۔ ایسے نکات نکالیں جو نئے ہوں۔ سکول میں آپ نے سائنس پڑھی ہے اس کی روشنی میں دیکھیں کہ ہم نے دین حق کی تشریح کیسے کرنی ہے۔ مگر ایسا ہم نے حضرت مسیح موعود کے دیئے ہوئے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کرنا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود کی کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ نصاب کے طور پر تو آپ کچھ کتابیں پڑھتے ہی ہیں نصاب کی کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی دوسری کتب بھی پڑھنی چاہئیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ مطالعہ ختم ہو جاتا ہے یہ تو ہمیشہ زندگی بھر جاری رہتا ہے۔

یہ تو علمی ایکٹیویٹیز (Activities) تھیں۔ گیمز کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف مذہبی تعلیم حاصل کرنے والے کی سنجیدہ شکل ہی بن جائے۔ جب گیم کا وقت آئے تو پورا وقت اسے دیں۔ تھکاوٹ وغیرہ کے بہانہ سے اسے ترک نہ کریں۔ ویسے آپ کی صحتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہیں۔ یاد رکھیں دین کی خدمت کے لئے صحت ضروری ہے۔ اس لئے گیمز اور ایکسرسائز کریں۔ اس لئے نہیں کہ جامعہ نے کہا ہے بلکہ اپنی خوشی سے کریں۔ اساتذہ کی آپ نے تعریف کی ہے۔ یاد رکھیں استاد کی عزت بہت ضروری ہے۔ کسی سے ایک لفظ بھی پڑھا ہو تو وہ استاد بن جاتا ہے۔

یہ چند بنیادی چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگائیں۔ قرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اساتذہ کی عزت کریں۔ آپ اگلی کلاسوں کے لئے نمونہ ہیں۔ یہ نہ ہو کہ جماعت کی بدنامی کا باعث بنیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حقیقی رنگ میں جماعت احمدیہ کے مربی اور حضرت مسیح موعود کی فوج کے ایسے سپاہی بنیں گے جو مثالی رنگ رکھتے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کرائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے جامعہ کے طلباء سے مصافحہ فرمایا اور ان میں قلم تقسیم فرمائے۔ پھر سٹاف سے مختصر میٹنگ کی۔ پھر حضور انور لابی میں تشریف لائے۔ دونوں جماعتوں مسی ساگا، مالٹن کی مجالس عاملہ کے ساتھ حضور انور نے تصویر کھچوائی اس کے بعد کیفے ٹیریا میں حضور انور اور مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس کے بعد عمارت کی مین Entrance کے سامنے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اور اساتذہ کے ساتھ حضور انور نے تصویر کھچوائی۔ حضور انور نے ایک تصویر طلباء جامعہ کے ساتھ علیحدہ کھنچوائی۔ اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا اور دعا کروائی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور جماعت بریمپٹن میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے خریدی گئی جگہ دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ بارہ بجے کے قریب حضور انور بریمپٹن پہنچے۔ مقامی جماعت کے صدر مکرم جمیل احمد سعید صاحب اور نائب صدر مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے قطار میں کھڑے اراکین مجلس عاملہ بریمپٹن جماعت کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لائے تو خواتین اور بچیوں نے استقبالیہ نغموں اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ ان کے سامنے واقفات نو بچیوں کا گروپ نظمیں پڑھ رہا تھا بچیوں نے نہایت خوبصورت یونیفارم پہنا ہوا تھا۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے اور واقفات نو کو چاکلیٹ کے علاوہ قلم بھی اپنے دست مبارک سے عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور مردوں کی مارکی کی طرف تشریف لائے اور احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کا استقبال کیا۔ واقفین نو بچے قطار میں کھڑے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے حضور ان کی طرف تشریف لائے اور انہیں چاکلیٹ اور قلم عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے یہاں تعمیر ہونے والی بیت الذکر کے نقشہ جات ملاحظہ فرمائے۔ منصوبہ کی کامیاب تکمیل اور اس کے مبارک ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اس کے بعد عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

ساڑھے بارہ بجے کے قریب حضور انور احمدیہ دارالسلام (احمدیہ ابوڈ آف پیس) ``Ahmadiyya Abode of Peace`` کے لئے روانہ ہوئے اور ایک بجے کے قریب وہاں پہنچے۔

''احمدیہ ابوڈ آف پیس'' جماعت کینیڈا کا ایک رہائشی منصوبہ ہے جو 1993ء میں صوبہ اونٹاریو کی حکومت کے اشتراک سے مکمل ہوا۔ اس میں 166 اپارٹمنٹ ہیں۔ یہ چودہ منزلہ مخروطی شکل کی خوبصورت عمارت ہے جو دور سے اپنی سبز چھتوں کے ساتھ بہت بھلی دکھائی دیتی ہے۔ اس بلڈنگ میں ڈیڑھ سو کے قریب احمدی خاندان مقیم ہیں۔ اس علاقہ میں دو جماعتیں ہیں جو اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد قائم ہوئی ہیں۔ ویسٹن ساؤتھ اور ویسٹن نارتھ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دونوں کینیڈا کی بڑی مستعد جماعتوں میں شمار ہوتی ہیں۔

حضور انور احمدیہ دارالسلام کے سامنے پہنچے تو مکرم سکندر حیات مجوکہ صاحب صدر ویسٹن ساؤتھ اور محمد یوسف صاحب صدر ویسٹن نارتھ نے حضور کا استقبال کیا۔ صدر دروازہ کے دونوں طرف کھڑے احباب اور خواتین کی ایک کثیر تعداد بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمے گا کر اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے حضور انور کا استقبال کیا اس چودہ منزلہ عمارت کے اپارٹمنٹ کی بالکونیوں میں سب ہی احمدی فیملیاں ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کا استقبال کر رہی تھیں بڑا روح پرور منظر تھا۔ جہاں تک اوپر نظر دوڑائیں ہر طرف سے السلام علیکم حضور اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے بلڈنگ کی لابی میں تشریف لائے۔ لابی کی شمالی دیوار پر خوبصورت عبارت میں حضرت مسیح موعود کا یہ الہام لکھا گیا ہے۔

امن است در مکان محبت سرائے ما

انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں بھی اس الہام کا ترجمہ لکھا گیا تھا۔

حضور انور بلڈنگ کے Multi-purpose Hall میں تشریف لائے جسے مرکز نماز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ دونوں جماعتوں کی مجالس عاملہ کے ساتھ حضور انور نے از راہ شفقت تصویر کھنچوائی۔ اس کے بعد ''احمدیہ ابوڈ آف پیس'' کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ساتھ حضور انور نے تصویر کھنچوائی۔ اس کے بعد چند منٹوں کے لئے حضور انور مکرم سکندر حیات مجوکہ صاحب صدر جماعت ویسٹن ساؤتھ کے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ جب حضور انور واپس لابی میں تشریف لائے تو احمدیہ ابوڈ آف پیس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی درخواست پر حضور انور نے لابی کی شمالی دیوار کے سامنے تصویر کھنچوانی منظور فرمائی۔ جس کے اوپر حضرت مسیح موعود کا مذکورہ بالا الہام لکھا گیا ہے۔

اس کے بعد حضور انور مع اراکین قافلہ اس عمارت کی پانچویں منزل پر صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود کی رہائش گاہ پر لفٹ کے ذریعہ تشریف لے گئے۔ صاحبزادی صاحبہ نے حضور انور اور قافلہ کے لئے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ اراکین قافلہ کے لئے ساتھ والے اپارٹمنٹ، جس میں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مقیم ہیں، میں انتظام کیا گیا تھا۔

کھانے سے فراغت کے بعد حضور انور از راہ شفقت مبارک احمد نذیر صاحب کے اپارٹمنٹ میں بھی تشریف لائے اور ان کے اہل خانہ کو شرف ملاقات بخشا۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے آٹھویں منزل پر محترم سید طارق احمد صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور چائے نوش فرمائی۔

جب حضور انور سید طارق شاہ صاحب کے گھر سے رخصت ہو کر باہر تشریف لائے تو سیڑھیوں والے دروازہ میں وینکوور سے آئے ہوئے چند مہمان بچے اور بچیاں دیدار آقا کے منتظر تھے۔ آپ نے ان سے چند باتیں کیں اور انہیں چاکلیٹ عنایت فرمائے۔ اسی طرح اس آٹھویں منزل پر اپنے اپنے گھروں کے دروازوں میں کھڑے دیگر خاندانوں سے ملتے اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کرتے ہوئے جب مکرم عدنان وحید صاحب داماد مکرم محمد حلمی الشافعی مرحوم کے گھر کے دروازے کے پاس پہنچے تو ان کی اہلیہ کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اسی اثناء میں مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب شہید کی فیملی نے بھی جو بالمقابل گھر میں مقیم ہے عدنان وحید صاحب کے گھر جا کر حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، مکرم ہادی علی چوہدری صاحب کی درخواست پر ان کے اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پونے تین بجے کے قریب حضور انور بلڈنگ سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت خواتین بچے اور بچیاں بدستور بلڈنگ کے صدر دروازہ کے سامنے کھڑے تھے۔ جنہوں نے دعائیہ نظموں اور نعروں کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

اس بلڈنگ میں قیام کے دوران بچے اور بچیاں مسلسل استقبالیہ نغمے پڑھتے رہے۔ جس کی آواز کیبل سسٹم کے ذریعہ ہر اپارٹمنٹ میں آ رہی تھی۔

تین بجے کے قریب حضور انور واپس اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آئے۔

پونے چھ بجے حضور انور نے بیت .... میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اور اس کے بعد ملاقاتوں کے لئے بیت   مشن ہاؤس میں اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

کینیڈا کی جماعتوں کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، سسکاٹون، درھم اور امریکہ کی جماعتوں نیویارک،

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جلیل القدر رفیق حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری

آپ نے حضرت مسیح موعود کو ان کے دعوے سے بہت پہلے شناخت کیا اور رفاقت کا دائمی اعزاز پا گئے

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

حافظ شیرازی نے کس قدر درست کہا ہے کہ جن لوگوں کے دل اپنے محبوب کی یاد میں عشق سے زندہ ہو جاتے ہیں ان پر موت فناوارد نہیں کرتی۔ باوجود موت کی آغوش میں چلے جانے کے وہ دنیا کے تختے پر ہمیشہ کے لئے قائم رہتے ہیں اور ان کی یاد کسی صورت میں مٹ نہیں سکتی۔

حضرت منشی صاحب ایسے ہی خوش نصیب لوگوں میں شامل تھے۔ انہوں نے حضرت امام آخرالزمان کو ان کے دعوے سے بھی بہت پہلے شناخت کر لیا۔ انہوں نے دامے، درمے اور سخنے اپنے آپ کو حضور کے قدموں میں ڈال دیا اور ان کی رفاقت کا دائمی اعزاز پا گئے۔

حضرت منشی صاحب کی پیدائش 1861ء میں ہوئی۔ آپ سنور ریاست پٹیالہ کے باشندہ تھے۔ یہ قصبہ پٹیالہ سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ منشی صاحب کا خاندان گو زمیندارہ خاندان ہے مگر خصوصیت کے ساتھ اس خاندان کے لوگ علم دوست، زمیندار اور ملازمت پیشہ واقع ہوئے ہیں اس لئے خاندانی روایات کے مطابق ان کی تعلیم وتربیت اس عہد کے حالات کے ماتحت ہوئی اور اپنے تعلیمی سلسلہ کو ختم کرنے کے بعد آپ ملازمت میں داخل ہو گئے۔ اس خاندان کے لوگ بالعموم بندوبست یا مال کے محکمہ میں ملازمت کیا کرتے تھے اس لئے آپ کو بھی یہی محکمہ پسند آیا لیکن یہ محکمہ آپ کے لئے کبھی اور کسی حال میں کسی ناجائز منفعت یا تحریص کا محرک نہ ہوا۔

خاکسار کی تحقیق کے مطابق حضرت منشی صاحب 1885ء میں موضع غوث گڑھ ریاست پٹیالہ میں پٹواری ہو کر آئے۔ ان کے پٹوارخانہ میں پانچ سات گاؤں شامل تھے۔ جب ان کی رہائش کا مسئلہ پیدا ہوا تو انہوں نے رہائش کی خاطر حیات پورہ، ہمبو وال اور غوث گڑھ وغیرہ مواضعات کا سروے کیا۔ ان کی نیک فطرت نے موضع غوث گڑھ کے بعض نیک فطرت بزرگوں مثلاً چوہدری نور محمد صاحب نمبردار، چوہدری عطاء الٰہی صاحب، میاں محمدی صاحب اور چوہدری سجادہ صاحب نمبردار کی موجودگی کی وجہ سے غوث گڑھ ہی کو اپنی رہائش کے لئے منتخب کر لیا۔

طبیعت شروع ہی سے دیندار اور خدا پرست واقع ہوئی تھی اور صحبت صالحین کا شوق اور جوش بے حد تھا۔ دراصل یہی وہ قابل قدر جوہر تھا جو آپ کو فرستادہ الٰہی کے پاس پہنچانے کا موجب بنا۔

آپ کے ماموں مولوی محمد یوسف صاحب کو آپ کے ساتھ اس دیندارانہ زندگی کی وجہ سے خاص محبت تھی اور وہ ان کی روحانی تربیت کے لئے ہر بہترین موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ آپ کے ماموں صاحب نے حضرت منشی صاحب کو مشورہ دیا کہ حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب کی متقیانہ وموحدانہ زندگی کا ان ایام میں عام چرچا تھا اور لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے چنانچہ حضرت منشی صاحب موصوف بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو کر تین چار روز تک رہے اور جب ان کی صحبت میں انہوں نے محسوس کیا کہ یہ ایک موحد بزرگ ہیں تو انہوں نے بیعت کرنے میں تامل نہ کیا۔ مولوی عبداللہ صاحب نے ان کی روحانی تربیت اس حد تک کی کہ ان کو دو وظیفے بتائے۔ اوّل یہ کہ یاحی یا قیوم برحمتک استغیث یا ارحم الراحمین پڑھتے رہیں اور دوم یہ کہ فجر کی نماز میں سنتوں کے بعد اور فرض سے قبل 41 بار سورہ فاتحہ پڑھا کریں۔ یہ ہردو وظائف اپنے اندر بیش بہا تاثیرات رکھتے ہیں۔

اگرچہ حضرت منشی صاحب نے حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی بیعت کر لی تھی اور اپنے خیال میں گوہر مقصود پا لیا تھا لیکن ان کی طبیعت میں ابھی اضطراب اور بیقراری تھی۔ اندر سے روح اور فطرت بول رہی تھی کہ منزل مقصود کہیں اور ہے۔ ان کے ماموں صاحب بھی ان کی پیاس کو محسوس کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر ماموں صاحب نے حضرت منشی صاحب کو آرہ (بہار) جو اس وقت اہلحدیث مسلک کا ایک مرکز تھا بھیجنا چاہا اور منشی صاحب جانے کو تیار بھی ہو گئے۔ مگر روانگی سے قبل حضرت مسیح موعود کی سب سے پہلی تصنیف براہین احمدیہ پٹیالہ کے وزیراعظم خلیفہ سید محمد حسین خان صاحب بہادر کے پاس پہنچی اور ان کی وساطت سے پٹیالہ میں اس کتاب کا عام چرچا ہوا۔ آہستہ آہستہ یہ خوشخبری مولوی محمد یوسف صاحب کو بھی پہنچ گئی اور انہوں نے اپنے رشید بھانجے کی منزل کو قریب کر دیا اور اس کتاب کا حوالہ دے کر اور حضرت مسیح موعود کے دعویٰ ماموریت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ شخص بڑا کامل ہے اگر تجھے زیارت کے لئے جانا ہے تو اس کے پاس جا۔

حضرت مسیح موعود سے پہلی ملاقات

حضرت منشی عبداللہ صاحب 1882ء میں قادیان تشریف لے گئے۔ قادیان جانے کے واقعہ کی تفصیل خود بیان فرماتے ہیں:

''حضرت اقدس کی خدمت عالی میں حاضر ہوا چہرہ مبارک دیکھتے ہی میں بیتاب ہو گیا اور دل میں عشق کی آگ بھڑک اٹھی۔

حضرت اقدس نے فرمایا آپ کہاں سے آئے ہیں۔ کیا نام ہے؟

عرض کیا سنور متصل پٹیالہ سے۔ عبداللہ نام ہے۔

تین دن رہ کر اجازت لے کر واپس آیا۔ جب پٹیالہ پہنچا تو دل ایسا بے قرار ہوا کہ پھر قادیان چلا گیا۔ حضرت اقدس نے پوچھا کہ کیوں واپس آ گئے۔ عرض کیا کہ یا حضرت حضور سے جدا ہونے کو دل نہیں چاہتا۔ مسکرا کر فرمایا کہ اچھا اور رہو۔ اس کے بعد شاید ایک ہفتہ اور رہا۔ ان ایام میں حضرت صاحب کے پاس مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بہت ہی کم گویا تھا ہی نہیں''

حضرت اقدس سے تعلق

حافظ حامد علی صاحب اور بونا بیگ مرحوم خدمتگار ہوتے تھے۔ سنور تو میں گیا مگر دل میں سچ مچ عشق پیدا ہو گیا۔ جب میرے پاس کرایہ وغیرہ جمع ہو جاتا فوراً قادیان چلا جاتا اور کئی کئی دن تک حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر رہتا اور جس قدر زیادہ عرصہ رہتا اسی قدر عشق ترقی کرتا جاتا۔ اس زمانہ میں مجھے حضرت صاحب کے پاس رات دن رہنے کا بہت زیادہ موقع ملتا تھا۔ اکثر ایسا بھی ہوتا کہ رات کو بجز اس عاجز کے اور کوئی حضرت صاحب کے پاس نہ ہوتا تھا میں نے اپنی آنکھوں سے حضرت صاحب کو تہجد پڑھتے دیکھا ہے۔ ان ایام میں حضرت صاحب پانچ وقت اوّل وقت (.........) میں آ کر خود (نداء) دیا کرتے تھے مگر ہلکی سی آواز سے پانچ وقت خود جماعت کرایا کرتے تھے اور جمعہ بھی اسی (.........) میں دو چار آدمیوں کے ساتھ خود ہی پڑھایا کرتے تھے اور نماز باجماعت میں بہت چھوٹی قراءت پڑھتے تھے اور بہت ہلکی نماز پڑھاتے تھے۔ رکوع وسجود میں کسی قدر کم دیر لگایا کرتے تھے۔

آپ کی خواہش تھی کہ آپ دنیا کے کاروبار سے بالکل منقطع ہو کر یہاں کے ہو کر رہ جائیں مگر حضرت اقدس نے مختلف صورتوں میں کاروبار اور تعلقات ملازمت کو قائم رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ ایک قلیل تنخواہ کے ملازم ہونے کے باوجود آپ دو دو تین تین ماہ قادیان آ کر ٹھہرتے۔ آپ خود فرماتے ہیں:

''میں حضرت صاحب کی خدمت عالی میں چونکہ عرصہ تک رہا کرتا تھا اس واسطے حضور کو جب کسی کام کے واسطے امرتسر یا لاہور بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو مجھے بھیج دیا کرتے تھے اور خرچ کافی دے دیتے واپسی کے وقت کبھی حساب نہیں مانگتے تھے میں خود ہی حساب بنا کر پیش کر دیا کرتا تھا''۔

''ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضرت مجھے بیعت کر لیں۔ فرمایا نہیں۔ اور فرمایا کہ میاں عبداللہ پیر بننا نہایت مشکل کام ہے اور میں اس سے گھبراتا ہوں اور سخت کراہت بھی آتی ہے۔ پیر کو اپنے مریدوں کے گند اندرونی ہاتھ سے دھونے پڑتے ہیں گویا پیر کو بھنگی کا کام کرنا پڑتا ہے مجھے اس سے کراہت آتی ہے مگر کیا خبر تھی کہ حضور کے یہی کام سپرد ہوگا''۔

1884ء میں حضور سنور تشریف لے گئے۔ پٹیالہ سٹیشن سے اتر کر وزیر صاحب کے ساتھ سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ سڑک سنور کے دورویہ کثرت سے زیارت کرنے والے موجود تھے جب شہر میں سے گزرے تو بہت زیادہ مردوں اور عورتوں کا ہجوم تھا۔ لوگ مکانوں کی چھتوں پر کثرت سے حضور کی زیارت کر رہے تھے۔ مدرسہ سنور میں فروکش ہوئے۔ پھر حضرت اقدس حضرت منشی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ دوسری دفعہ حضور 13 جون 1888ء کو بھی سنور تشریف لے گئے۔

سرخی کے کشفی چھینٹوں کا حیرت انگیز نشان

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب اس واقعہ کے عینی شاہد تھے۔ آپ خود بیان فرماتے ہیں:

''27 رمضان المبارک 1302ھ بمطابق

10 جولائی 1885ء بروز جمعہ بعد نماز فجر حسب عادت اس حجرہ میں (جو کہ بیت الذکر کے سامنے مشرق کی طرف زینہ کے بائیں جانب جس کا دروازہ اس وقت زینہ میں سے ہوتا تھا) لیٹ گئے تو یہ عاجز حسب معمول پاؤں دبانے لگ گیا.......... اس وقت حضرت اقدس کے بدن مبارک کو ایک خفیف سالرزہ ہوا اور حضور نے جو کروٹ کے بل دہن مبارک پر ہاتھ کہنی تک رکھا ہوا تھا ہاتھ اٹھا کر میری طرف دیکھا اور معا بعد ہاتھ اسی طرح رکھ کر لیٹے رہے اس وقت یہ عاجز ٹخنے کے پاس دبا رہا تھا ٹخنہ پر جو میری نگاہ پڑی تو دیکھتا ہوں کہ اس کے قریب جو ایک سخت جگہ پاؤں مبارک پر تھی اس پر ایک سرخی کا قطرہ تازہ بتازہ موجود ہے میں نے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اس پر لگائی وہ قطرہ ٹخنہ پر پھیل گیا اور میری انگلی کو بھی سرخی لگ گئی۔

(۔) پھر جب میں دباتا دباتا کمر تک پہنچا تو حضور کے کرتہ پر بھی بکھی (کمر کے پہلو) کے اوپر ایک بڑا اور دو تین چھوٹے چھوٹے سرخی کے داغ دکھلائی دیئے۔ بڑے قطرے کو میں نے ٹٹولا جو گیلا تھا مجھے اس سے نہایت تعجب ہوا اور میں اس کی تلاش میں لگا کہ کس جگہ سے سرخی گری ہے چونکہ چھوٹا سا مکان تھا میں نے خوب تلاش کیا کہ کسی جگہ کوئی سرخی کا پتہ چلے مگر کچھ پتہ نہ لگا۔ پھر چھت کی طرف کھڑے ہو کر خوب غور سے نگاہ کی کہ کسی جانور چھپکلی وغیرہ کی دم ٹوٹ کر یہ سرخی نہ گری ہو مگر مجھ کو کوئی نشان خارج میں اس سرخی کے گرنے کا نہ ملا۔ بعد تلاش کامل یہ عاجز بیٹھ کر پھر پاؤں دبانے لگ گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد حضرت اقدس اٹھے اور بیت مبارک میں آ کر بیٹھ گئے یہ عاجز بیٹھ کر دبانے لگ گیا۔ اس وقت عرض کیا حضور میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمایا پوچھو۔ عرض کیا کہ حضور پر کس سے سرخی گری ہے یہ کیا سر ہے؟........................

حضور اقدس نے آپ کو کشف کی پوری تفصیل سنائی بلکہ اپنے دست مبارک سے کشف میں قلم کے جھاڑنے اور دستخط کرنے کا نقشہ بھی کھینچا اور اسی طرز پر جنبش دی۔ حضرت منشی صاحب نے وہ اعجازی کرتہ تبرکاً عنایت کرنے کی درخواست کی۔ حضرت اقدس نے اس وصیت کے ساتھ وہ کرتہ دیا کہ وفات کے وقت ساتھ دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ کرتہ آپ کی وفات 7/اکتوبر 1927ء کو آپ کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

حضور سے شرف تلمّذ

ہوشیار پور سے واپسی کے بعد کا واقعہ ہے حضرت منشی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ حضور بیعت تو کرتے نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ حضور سے میرا خاص تعلق ہو جاوے۔ تو حضور مجھ کو اپنا شاگرد ہی بنا لیں اور قرآن شریف پڑھایا کریں۔ فرمایا بہت اچھا۔ یہ رمضان شریف کا ذکر ہے۔ پھر عید کے دن مجھے فرمایا کہ آج مبارک دن ہے آج قرآن شریف شروع کر لو اور فرمایا کہ ہفتہ میں ایک سبق دیا کریں گے اور اتوار کے دن۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ ایک آنے کے بتاشے لے آؤ تا کہ باقاعدہ شاگرد بنایا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ بتاشے تقسیم کر کے قرآن شریف شروع کرایا صرف ایک دو آیت پڑھا کر لفظی ترجمہ پڑھا دیا کرتے تھے۔ بعض بعض آیات کے کبھی کبھی کچھ معارف بھی سمجھا دیا کرتے تھے.......... اس طرح پر پارہ اوّل کا بہت سا حصہ حضور سے شاگرد بن کر اس عاجز نے پڑھا۔ اس زمانے میں مہمانوں کی آمد و رفت خاصی شروع ہو گئی تھی اور خطوط بھی بہت آنے لگے تھے حضور نے اس عاجز کو خطوط کے جواب لکھنے کی خدمت سپرد کی ہوئی تھی۔

سفروں میں رفاقت

حضرت عبداللہ سنوری صاحب کو حضرت اقدس کے تقریباً تمام سفروں میں رفاقت کا شرف حاصل رہا۔ جب حضور کسی سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب کو خط لکھ کر بلوا لیتے تھے۔ آپ کو پٹیالہ، انبالہ، امرتسر، لدھیانہ، ہوشیار پور، علی گڑھ وغیرہ سفروں میں حضور کی رفاقت نصیب ہوئی۔ سفر ہوشیار پور میں حضور نے چالیس روز تک چلہ کشی بھی فرمائی اس میں بھی آپ کے ساتھ رہنے کا امتیاز حاصل ہے۔ 1884ء میں حضور نے گوشہ تنہائی میں جا کر چلہ کشی کا ارادہ فرمایا جس کے لئے سوجان پور کا پہاڑ پسند فرمایا۔ آپ نے اس امر سے منشی صاحب کو مطلع فرمایا کہ معین تاریخ کے بعد میں اطلاع کر دی جائے گی۔ حضرت منشی صاحب نے معین تاریخ معلوم کرنے کے بارے میں 1884ء میں خط لکھا جس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:

مشفق مکرم اخویم میاں عبداللہ صاحب

بعد سلام مسنون آپ کا عنایت نامہ پہنچا، الٰہی روک بباعث بعض موانع یہ عاجز قادیان میں ہے سوجان پور کی طرف نہیں گیا۔ اور بوجہ علالت وضعف طبیعت ابھی ہندوستان کی سیر میں شامل ہے شاید اگر خداتعالیٰ نے چاہا تو یہ باب موسم سرما میں میسر آ جائے۔ ہریک امر اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ کبھی کبھی اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔

خواب آپ کا انشاء اللہ بہت عمدہ ہے کہ بعض انسانی آلائشوں سے پاک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلیم۔ خاکسار غلام احمد از قادیان

7 ستمبر 1884ء

اس کے بعد الٰہی منشا سے 22 جنوری 1886 کو ہوشیار پور تشریف لے گئے وہاں آپ نے چالیس روز تک چلہ کشی فرمائی۔ حضرت اقدس نے حضرت منشی صاحب، حضرت حافظ حامد علی صاحب اور فتح خان صاحب ہمراہیوں کو علیحدہ علیحدہ خدمات سپرد فرمائیں۔ جب چالیس دن پورے ہو گئے تو حضرت نے ملاقات کی عام اجازت دے دی پھر لوگ جوق در جوق ملاقات کے لئے آنے شروع ہو گئے۔ یہاں حضرت نے پیشگوئی مصلح موعود 20 فروری 1886ء شائع فرمائی۔

حضرت مصلح موعود کے عقیقہ میں شمولیت

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش 12 جنوری 1889ء کو ہوئی حضرت اقدس نے حضرت منشی صاحب کو لڑکے کی پیدائش کی اطلاع دیتے ہوئے یہ خط لکھا:

"9 جمادی الاوّل کو میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ بروز جمعہ اس کا عقیقہ ہے۔ اطلاعاً لکھا گیا۔

خاکسار غلام احمد از قادیان

15 جنوری 89ء"

بیعت

23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت ہوئی۔ آپ کا نمبر تیسرا تھا۔ اس سال بھی آپ کو حضرت اقدس کے ساتھ سفر علی گڑھ میں رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت اقدس آپ کے بارے میں ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں:

(13) حبی فی اللہ میاں عبداللہ سنوری: یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلاء جنبش نہیں لا سکتا۔ وہ متفرق وقتوں میں دو دو تین تین ماہ تک بلکہ زیادہ بھی میری صحبت میں رہا اور میں ہمیشہ بنظر امعان اس کی اندرونی حالت پر نظر ڈالتا رہا ہوں تو میری فراست نے اس کی تہہ تک پہنچنے سے جو کچھ معلوم کیا وہ یہ ہے کہ یہ نوجوان درحقیقت اللہ اور رسول کی محبت میں ایک خاص جوش رکھتا ہے اور میرے ساتھ اس کے اس قدر تعلق محبت کے بجز اس بات کے اور کوئی وجہ نہیں جو اس کے دل میں یقین ہو گیا ہے کہ یہ شخص محبان خدا اور رسول میں سے ہے اور اس جوان نے بعض خوارق اور آسمانی نشان جو اس عاجز کو خداتعالیٰ کی طرف سے ملے بچشم خود دیکھے ہیں جن کی وجہ سے اس کے ایمان کو بہت فائدہ پہنچا۔ الغرض میاں عبداللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبوں میں سے ہے۔ اور باوجود تھوڑے سے گذارہ ملازمت پٹوار کے ہمیشہ حسب مقدرت اپنی مالی خدمت میں بھی حاضر ہے اور اب بھی بارہ روپیہ سالانہ چندہ کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ بہت بڑا موجب میاں عبداللہ کے زیادت خلوص ومحبت واعتقاد کا یہ ہے کہ وہ اپنا خرچ بھی کر کے ایک عرصہ تک میری صحبت میں آ کر رہتا رہا اور کچھ آیات سماوی دیکھتا رہا سو اس تقریب سے روحانی امور میں ترقی پا گیا۔ کیا اچھا ہو کہ میرے دوسرے مخلص بھی اس عادت کی پیروی کریں"

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 531)

حضرت منشی صاحب اپنی ملازمت کے دوران قریباً چالیس سال (1885ء تا 1925ء) موضع غوث گڑھ ریاست پٹیالہ میں مقیم رہے۔ جماعت غوث گڑھ و احمدیت کا نور حضرت منشی صاحب کی وساطت سے ملا۔ جماعت کے قیام اور دوستوں کی تربیت میں حضرت منشی صاحب کا نمایاں حصہ ہے۔ چونکہ خود احمدیت کے نور سے پوری طرح منور تھے اور شمع سے براہ راست روشنی پائی تھی اس لئے دوسروں کی فوری ہدایت کا موجب بن گئے۔ یہ جماعت تعلیمی لحاظ سے بہت پیچھے تھی۔ لوگ سادہ مگر فطرت نیک تھی استاد کامل تھا۔ حضرت منشی صاحب کی وجہ سے غوث گڑھ کے اردگرد بھی جماعتیں قائم ہوئیں چک لوہٹ بہت بڑی جماعت تھی۔ نماز باجماعت کی پابندی کی تاکید۔ قرآن کریم کا درس وتدریس، قادیان کی مرکزی تحریکات کو جماعت تک پہنچانا اور ان پر عمل کرانا جماعت کے لوگوں کو حضرت اقدس اور ان کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء سے ذاتی ملاقاتوں کا اہتمام۔ لوگوں کو علاقہ کے فسق وفجور سے محفوظ رہنے اور ان میں احمدیت کی صحیح روح پیدا کرنے کی تگ ودو، نوجوانوں پر خاص نظر رکھنا اور ان کی قوتوں کو سلسلہ کی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنا۔ لوگوں کے خانگی معاملات وتنازعات کو دور کر کے محبت اور پیار کی فضا سازگار رکھنا۔ یہ موٹی موٹی باتیں ہیں جن کے لئے حضرت منشی صاحب ساری عمر کوشاں رہے۔ غوث گڑھ کی جماعت پر ان کا اتنا بڑا احسان ہے جس کا بدلہ کسی بھی صورت میں نہیں چکایا جا سکتا البتہ اس جماعت کے لوگوں کی دعائیں ہیں جو ہمیشہ حضرت منشی صاحب اور ان کے خاندان کے افراد کے ساتھ ہیں۔

مضمون کی طوالت کے خوف سے خاکسار صرف ان دو تین واقعات پر اکتفا کرتا ہے جو میرے والد محترم چوہدری عطا محمد صاحب نے مجھے سنائے۔

1۔ کسی گاؤں کے دو تین آدمی اپنی زمین کی پیمائش کے لئے حضرت منشی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت منشی صاحب نے تین چار روز کے بعد آنے کا وعدہ فرمایا۔ ان آدمیوں نے رقم دیتے ہوئے عرض کہ کہ یہ رقم قبول فرمائیں بس ان کا اتنا کہنا تھا کہ حضرت منشی صاحب کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور جس بانسی پر رقم رکھ کر پیش کی گئی تھی اسے اپنے گھر کے صحن میں زمین پر دے مارا چاندی کے روپے تھے ادھر ادھر بکھر گئے اور فرمایا تم مجھے سؤر کھلانا چاہتے ہو۔ وہ آدمی حضرت منشی صاحب کے غصہ کی تاب نہ لا کر جلدی جلدی باہر نکلنے لگے تو جھپٹ کر ان کو اندر پکڑ لائے اور فرمایا کہ ان تمام روپوں کو اکٹھا کرو ان بے چاروں نے بڑی شرمندگی کی حالت میں روپے اکٹھے کئے پھر حکم دیا کہ اب ان کو گنو اور اپنی رقم پوری کرو کوئی ایک روپیہ بھی صحن میں نہیں ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ جب میں نے وعدہ کیا تھا کہ تین چار روز کے بعد آ کر تمہارا کام کر دوں گا تو تم نے یہ حرکت کیوں کی۔ پھر وعدہ کے مطابق ان کے ہاں تشریف لے گئے اور ان

کی زمین کی صحیح پیمائش کرآئے۔ اپنا دوپہر کا کھانا گھر سے ساتھ لے گئے۔

2۔ غوث گڑھ کے قریب واقع قصبہ ماچھیواڑہ میں ہر سال سچے چودہ کا میلہ لگتا تھا جس میں اردگرد علاقہ کے لوگ کثرت سے شامل ہوتے تھے۔ میلہ میں کھیل تماشے اور فسق وفجور کی محفلیں ہوتی تھیں۔ حضرت منشی صاحب نہیں چاہتے تھے کہ احمدی نوجوان بھی دوسرے لوگوں کی طرح اس میلہ میں جائیں۔ حضرت منشی صاحب کا قدرتی رعب اتنا تھا کہ اگر براہ راست بھی منع کردیتے تو کوئی جانے کی جرأت نہ کرتا مگر منشی صاحب نے کمال حکمت اور فراست کا مظاہرہ فرمایا اور ان نوجوانوں کو عین میلہ کے روز اپنے کماد کی گوڈی کے لئے دنگار لیا۔ صبح کے وقت ان کا ناشتہ خود لے کر گئے۔ کھیت میں ہی دسترخوان بچھوایا اور نوجوانوں کو حکم دیا کہ جاؤ ہاتھ دھو کر آؤ۔ ہر ایک کو خود ناشتہ ڈال کر دیا۔ جب انہوں نے کھانا شروع کردیا تو بڑی محبت اور ناصحانہ انداز میں فرمایا کہ کماد کی گوڈی کے لئے میں نے آج کا دن جان بوجھ کر منتخب کیا ہے تاکہ تمہیں میلہ پر لے جانے کے گناہ سے محفوظ کروں۔

3۔ دیہات کی زندگی میں ایک دوسرے کے ساتھ رنجشیں، عائلی مسائل اور جھگڑے جھمیلے عام طور پر ہوجاتے ہیں۔ بات ذرا اور بڑھ جائے تو پولیس کا دور دورہ ہوجاتا ہے۔ حضرت منشی صاحب حالات پر کڑی نظر رکھتے۔ گاؤں کے لوگوں پر ان کی بات کا بہت نیک اثر تھا۔ جھگڑوں کی صورت میں فوراً حکمت اور دانائی کے ساتھ معاملات طے کروادیتے۔ ایک دفعہ گاؤں کے باہر ایک تھانیدار ملا اس نے ازراہ تفنن حضرت منشی صاحب سے کہا کہ اپنا گاؤں تو دکھادیں۔ منشی صاحب نے فرمایا ہمارا گاؤں غریب ہے تم دیکھ کر کیا کروگے۔ میرے اباجی فرمایا کرتے تھے کہ منشی صاحب کی زندگی میں اور بعد میں بھی ایک عرصہ تک پولیس غوث گڑھ نہیں آئی۔

عام اخلاق

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:

''منشی صاحب موصوف بہت کم گو، خلوت پسند اور ہمیشہ خوش رہنے والے بزرگ تھے۔ جب کبھی وہ کسی سے ملتے تھے تو ہمیشہ متبسم چہرہ کے ساتھ ملا کرتے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کسی شخص کو کبھی ان سے کوئی رنج یا تکلیف پہنچی ہو کسی شخص کو کبھی جرأت نہ ہوتی تھی کہ ان کے سامنے کوئی ایسی بات کرے جو کسی نہ کسی نہج سے اعتراض کا رنگ رکھتی ہو۔ آپ کسی کی غیبت نہ سنتے اور نہ کرتے۔ معاملات میں حد درجہ کی صفائی اور دیانت وامانت کا بہترین نمونہ تھے رزق حلال کے شائق اور خدا کے فضل سے انہیں میسر تھا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد کے عادی تھے۔ حضرت اقدس کے معمولات کے اتباع کا بے حد شوق تھا۔ دوسروں کی ہمدردی کے لئے خاص جوش تھا۔ خصوصیت سے وہ قرابت داروں کے حقوق کی نگہداشت اور مودۃ فی القربیٰ کے اصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے۔ ان کی ہمدردی اور غمگساری کے بہت سے واقعات ملتے ہیں یہاں تک کہ جانوروں پر بھی شفقت کرتے تھے''

(الفضل 21 اکتوبر 1927ء)

اولاد

آپ کی دو بیویاں تھیں دونوں سے اولاد تھی۔ ایک بیوی سے مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز اور بی بی مریم (بیگم مولانا عبدالرحیم درد) دو بچے تھے۔ مکرم صوفی صاحب نے جماعت کی علمی اور تنظیمی لحاظ سے قابل قدر خدمات سرانجام دیں اور حضرت فضل عمرؓ کے معتمد ہونے کا شرف پایا۔ دوسری بیوی سے حسب ذیل اولاد تھی۔

1۔ مکرم منشی رحمت اللہ صاحب
2۔ مکرم عبدالرحیم صاحب
3۔ مکرم حبیب اللہ صاحب
4۔ مکرمہ شریفن صاحبہ

وفات

چمن احمدیت کا یہ تابندہ پھول آخر 7 اکتوبر 1927ء بروز جمعہ بوقت گیارہ بجے اپنے محبوب حقیقی سے جاملا۔ ان کی وفات پر اہل علم اور اہل ذوق بزرگوں نے نثر اور نظم میں دل کھول کر خراج عقیدت پیش کیا۔ جناب مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ قادیان کے مرثیے کے چند اشعار یہ ہیں ؎

تری وہ راستی تیری دیانت تیری سچائی
تری شفقت ترے اخلاق تیری پاک دامانی
ان اوصاف حمیدہ نے مسخر کر لیا آخر
انہیں جو رات دن رہتے تھے محو شغل شیطانی
جماعت غوث گڑھ کی تیرے انفاس مقدس نے
بنائی اور دی تعلیم اخلاقی و روحانی
رہا تو جس جگہ آنکھوں میں اور دل میں جگہ پائی
دلوں پر حکمرانی کی دلوں کی کی نگہبانی

تحریک جدید کے بارے میں محاسبہ

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید میں حصہ لینے کی طرف مختلف طریقوں سے نصائح فرمائی ہیں۔ ایک موقع پر آپ نے قیامت والے دن اس کی بابت محاسبہ کی صورت بھی بیان فرمائی ہے۔ فرمایا:۔

''خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا۔ کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ وہ افراد سے پوچھے گا تم کیسے تھے۔''

(مطالبات تحریک جدید صفحہ 11)

ایک ارشاد نبوی ہے کہ ہر شخص کو آخری محاسبہ سے پہلے اپنا محاسبہ خود کر لینا چاہئے۔ لہٰذا مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دیکھیں کہ انہوں نے تحریک جدید جیسی عظیم تحریک کے لئے کتنا وعدہ پیش کیا ہے اور وہ ادا بھی ہوگیا ہے کہ نہیں۔ (وکیل المال اول)

خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے!

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

☆ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کرسکیں!

☆ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں- آپ کے سامنے آپ کا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں-

☆ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں- بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں- بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کرسکتے ہیں- سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں-

☆ کیا آپ اعتکاف کرسکتے ہیں؟ جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا- (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا- (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا-

☆ کیا آپ سفر کرسکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو؟ دشمنوں اور مخالفوں میں' ناواقفوں اور ناآشناؤں میں! دنوں' ہفتوں' مہینوں-

☆ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے- وہ پہاڑوں کے کاٹنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہوجاتے ہیں کیا آپ اس قربانی کے لئے تیار ہوسکتے ہیں؟

☆ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں؟ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں- لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں-

☆ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا- بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں- آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی-

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا (مربی) اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں- مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے- اے احمدی نوجوان ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں ' اپنے شہر میں ' اپنے محلہ میں 'اپنے گھر میں ' اپنے دل میں!!!

مخدوم محمد حسن طاہر صاحب

سٹین لیس سٹیل کی دریافت

اگر ہم لوہے کے ایک ٹکڑے کو نمی اور ہوا میں کھلا رکھ دیں تو کچھ عرصہ کے بعد اس ٹکڑے پر زردی مائل سرخ رنگ کی ایک تہہ جمی ہوئی ملے گی جسے ہم زنگ کہتے ہیں۔

زنگ لوہے اور آکسیجن کے ملاپ سے بنتا ہے۔ لیکن عمدہ چمچے، چھریاں، برتن موٹر کاروں اور جہازوں کے بیشتر اجزاء ایسے لوہے کے بنے ہوتے ہیں جسے زنگ نہیں لگتا۔ یہ اشیاء سٹین لیس سٹیل سے بنی ہوئی ہیں۔ لوہے کے ایسے آلات جو زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ واقعی بہت پریشان کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ یہ مسلسل صفائی اور توجہ چاہتے ہیں۔ اسی لئے ''سٹین لیس سٹیل'' کی دریافت تاریخ میں ایک اہم واقعہ ہے۔

یہ واقعہ آج سے تقریباً 70 سال قبل اتفاق سے وقوع پذیر ہوا۔ جب انگلستان میں دھاتوں کا ایک ماہر پانی کے لئے پائپ بنا رہا تھا۔ جب اس نے پائپوں کو دھوپ میں رکھا اور چند روز بعد ان کے قریب سے گزرا تو اس نے دیکھا کہ ان میں سے کچھ پائپوں کو زنگ نہیں لگا۔ جب اس نے اس کی ترکیب پر غور کیا تو پتہ چلا کہ ان پائپوں کا لوہا ایک دوسری دھات سے مل گیا ہے جس کا نام ''کروم'' ہے چنانچہ اس سے اس ماہر نے یہ نتیجہ نکالا کہ ایک تناسب کے ساتھ کروم کی لوہے میں ملاوٹ لوہے کو سٹین لیس بنا دیتی ہے۔ تب اس نے لوہے اور کروم سے ایک چھری بنائی اور ایک مہینے کے لئے اسے باغیچے میں رکھ چھوڑا۔ اس کے بعد اس نے دیکھا کہ اتنی طویل مدت کے بعد بھی وہ زنگ آلود نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنی دریافت کا اعلان کر دیا۔ اس دریافت نے بہت جلد شہرت حاصل کر لی۔ چنانچہ بعد میں اس دریافت نے مزید ترقی کی۔ اور پھر ماہرین نے کروم کے ساتھ ایک اور دھات کا اضافہ کر دیا۔ جس کا نام نکل ہے۔ اس سے وہ ایسا سٹین لیس سٹیل بنانے میں کامیاب ہو گئے جسے خواہ شدید حرارت میں ہی کیوں نہ رکھا جائے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ لوہا جو تنوروں میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی طریق سے سٹین لیس سٹیل کے استعمال سے ہوائی جہازوں کی باڈیاں بنائی گئیں کیونکہ ایسا لوہا موسم کی تبدیلیوں کو برداشت کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36895 میں راشدہ منصورہ ملک زوجہ رؤف احمد ملک قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع نارتھ یارک کینیڈا کا نصف حصہ مالیتی -/C$120000 ڈالر۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 15 تولے مالیتی -/C$3000 ڈالر۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$400 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ راشدہ منصورہ ملک زوجہ رؤف احمد ملک ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 رؤف احمد ملک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سکندر راہج مجوکہ کینیڈا

مسل نمبر 36896 میں منور احمد ولد میاں نذیر محمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورانٹو کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 30-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 500 مربع گز واقع اسلام آباد مالیتی -/3000000 روپے۔ ایک عدد مکان واقع کینیڈا میں سے حصہ -/C$10000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$3000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد ولد میاں نذیر محمد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طیب وصیت نمبر 21692 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد چوہدری وصیت نمبر 15965

مسل نمبر 36897 میں رضوان محمد ولد محمد سرور بٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ یارک کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان محمد ولد محمد سرور بٹ کینیڈا گواہ شد نمبر 1 سکندر مجوکہ کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عدنان وحید کینیڈا

مسل نمبر 36898 میں شریفہ احمد زوجہ ابوطیب علی احمد پیشہ خانہ داری عمر 68 سال بیعت 1956ء ساکن ٹورانٹو کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/C$1556 ڈالر۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ C$2.10 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$487 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شریفہ احمد زوجہ ابوطیب علی احمد ٹورانٹو کینیڈا گواہ شد نمبر 1 ابوطیب علی احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد احمد وصیت نمبر 15734

مسل نمبر 36899 میں امتہ الحفیظ زوجہ خواجہ محمد عبداللہ قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت ...... ساکن کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/C$50 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$600 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الحفیظ زوجہ خواجہ محمد عبداللہ کینیڈا گواہ شد نمبر 1 فضل احمد کینیڈا گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد احمد کینیڈا

مسل نمبر 36900 میں آصف احمد ولد محمد اشرف عارف قوم ...... پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیلگری کینیڈا ابقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد آصف احمد ولد محمد اشرف عارف کیلگری کینیڈا گواہ شد نمبر 1 سید شعیب احمد جنود کینیڈا گواہ شد نمبر 2 عبدالباری کینیڈا

مسل نمبر 34393 میں عبدالمعطی شاہد ولد عبدالرشید ارشد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد سائیکل مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالمعطی شاھد ولد عبدالرشید ارشد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ ولد سید عبدالغنی شاہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 ضیاء اللہ مبشر وصیت نمبر 22960

مسل نمبر 34944 میں رافعہ رفیع زوجہ محمد امجد شاد

قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ حال اگوکی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 20-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رافعہ رفیع زوجہ محمد امجد شاد دارالرحمت شرقی ربوہ حال اگوکی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 محمد رفیع جنجوعہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا عبدالغفار خان ولد رانا عبدالجبار خان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 35073 میں ناصرہ ممتاز زوجہ ممتاز احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیولری گراؤنڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 21-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولے مالیتی -/160480 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/7000 روپے۔ 3۔ شیئرز مالیتی -/30000 روپے۔ 4۔ نقد رقم جو خاوند محترم کو دی ہوئی ہے -/162800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ ممتاز زوجہ ممتاز احمد کیولری گراؤنڈ لاہور گواہ شد نمبر 1 ظفر احسان ولد منیر احمد کیولری گراؤنڈ لاہور گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد خان ولد محمد صدیق خان والٹن لاہور

مسل نمبر 35168 میں خدیجہ خان زوجہ رشید بشیر الدین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/75600 روپے۔ 2۔ نقرئی زیورات مالیتی -/3000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ 4۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع ٹاؤن شپ لاہور مالیتی -/740000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خدیجہ خان زوجہ رشید بشیر الدین ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید بشیر الدین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437

مسل نمبر 35386 میں مبارکہ آفتاب زوجہ ابرار احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب لائنز کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 12-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد فلیٹ واقع جیکب لائنز کراچی مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/70000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ آفتاب زوجہ ابرار احمد جیکب لائنز کراچی گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد مختار احمد ٹیوشیا لائن صدر کراچی گواہ شد نمبر 2 ارفاق احمد ولد محمد حسین صاحب مرحوم کراچی

مسل نمبر 35479 میں امتہ القیوم زوجہ چوہدری غلام ربانی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام پارک خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 17-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ 2۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع جناح کالونی خانیوال مالیتی -/85000 روپے۔ 3۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع جناح کالونی خانیوال مالیتی -/90000 روپے۔ 4۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع جناح کالونی خانیوال مالیتی -/90000 روپے۔ 5۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/65000 روپے۔ 6۔ ترکہ والدین زرعی زمین رقبہ 13 کنال واقع موضع حسن پور ضلع خانیوال مالیتی -/200000 روپے جو بھائیوں کے نام منتقل کرادی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15540 روپے سالانہ بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ القیوم زوجہ غلام ربانی اسلام پارک خانیوال گواہ شد نمبر 1 محمد شفیق ولد علم الدین پیپلز کالونی خانیوال گواہ شد نمبر 2 غلام ربانی خاوند موصیہ

مسل نمبر 35538 میں فراست منیر زوجہ صغیر احمد قوم وریا پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرید کے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 13-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/28000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ 3۔ طلائی انگوٹھی وزنی 2 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فراست منیر زوجہ صغیر احمد مرید کے ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد کشمیری ولد محمد یوسف مرید کے گواہ شد نمبر 2 منشی بشیر احمد ولد احمد دین مرید کے

مسل نمبر 35584 میں مسعودہ چیمہ زوجہ ناصر احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 21-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/6500 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ 3۔ ترکہ والد محترم زمین رقبہ ڈیڑھ ایکڑ واقع 88 شمالی ضلع سرگودھا مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت پنشن + جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/7000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مسعودہ چیمہ زوجہ ناصر احمد چیمہ دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل ولد امام دین دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس شاھد وصیت نمبر 21836

مسل نمبر 35648 میں فریحہ نوید زوجہ نوید الظفر قوم نائیک پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 20-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 33 تولے مالیتی -/201300 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ .... روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فریحہ نوید زوجہ نوید الظفر اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد نقی الدین ولد پیر عبدالرحیم شاہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 پیر محمد یحییٰ الدین شاہ ولد ڈاکٹر محمد نقی الدین اسلام آباد

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

Dermaxo,Dermo Cure Cream
خارش، داد، چنبل، داغ دھبے، چھائیاں، زخم، پھنسیاں پھوڑے کے لئے بفضل خدا مفید ہے۔
قیمت 8 روپے 12 روپے 15 روپے تھوک پر مزید رعایت
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون: 213698

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مصطفی تبسم صاحب کارکن الفضل ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے ہم زلف مکرم اظہر احمد صاحب و مکرمہ زاہدہ اظہر صاحبہ دارالعلوم غربی صادق کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5 جولائی 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کا نام ایمان اظہر تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم منظور احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق کا پوتا اور مکرم چوہدری علی محمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچہ پیدائش کے بعد سے C.C.U فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے احباب سے جلد شفایابی اور لمبی زندگی کے عطا ہونے اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بابت ترکہ محترم سردار عبدالرشید صاحب (مرحوم)

محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بیوہ سردار عبدالرشید صاحب مرحوم FL-1-F2 گراؤنڈ فلور جسمین پیراڈائیز اپارٹمنٹ کہکشاں کلفٹن کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم سردار عبدالرشید صاحب ولد مکرم فیض علی صابر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ان کا ایک پلاٹ 14/20 دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر صدر انجمن احمدیہ منتقل شدہ ہے یہ 10 مرلہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ باقی ورثاء کو اس منتقلی پر اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) مریم صدیقہ (بیوہ)
(2) فیض الرشید (بیٹا)
(3) طیبہ افتخار (بیٹی)
(4) سعدیہ الرشید (بیٹی)
(5) قیصرہ الرشید (بیٹی)
(6) فیض الحبیب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء کو مطلع کریں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سٹیل ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا چھاتی کے سرطان کا آپریشن مورخہ 8 جون کو لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں ہوا تھا۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا۔ اس کے بعد ڈاکٹروں کے مطابق ریڈیو تھراپی کی جائے گی جو مسلسل 30 دن تک ہوگی۔ مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 2

واشنگٹن، ہیوسٹن، ٹیکساس، میری لینڈ اور سان جوزے کیلیفورنیا کے 57 خاندانوں کے 390 افراد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج کی ملاقاتوں میں پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات پونے دس بجے تک جاری رہا۔

دس بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمایاں کامیابی

مکرم عبدالجلیل قریشی صاحب انچارج شعبہ (ترتیب) ریکارڈ صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم مبارز احمد حسن نے جو کہ پروگیسو پبلک سکول سرگودھا میں زیر تعلیم تھے محض اللہ کے فضل سے میٹرک سائنس مضامین 727/850 نمبر حاصل کئے ہیں اور اپنے سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ انہوں نے مڈل کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا تھا۔ اور صدارتی وظیفہ کا حقدار ٹھہرایا گیا دعا کریں اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین عزیزم وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے۔

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول ضلع منڈی بہاؤ الدین جو کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی حکومت پنجاب سے منظور شدہ ہے نے سول ٹیکنالوجی کے تین سالہ ڈپلومہ ایسوی ایٹ انجینئر سال اول برائے سال 05-2004ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 17۔ اگست 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ یکم جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ پسرور گوجرانوالہ جو کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی حکومت پنجاب سے منظور شدہ ہے نے درج ذیل شعبہ جات میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) ویڈیو ریلی ویژن (ii) الیکٹریشن (iii) مکینیکل ڈرافٹسمین (iv) شیٹ (v) ویلڈر (vi) موٹر وائینڈر۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18۔ اگست 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ مورخہ یکم جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان میں ایم بی بی ایس کلاس کے پہلے سال 04-2003ء میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے یکم جولائی 2004ء کا روزنامہ ڈان ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

Govt LIC NO. ID-511
خوشخبری
لاہور / اسلام آباد سے لندن معہ واپسی
خصوصی پیکج
37390/-
سبینا ٹریولز
فون ربوہ 04524-211211-213716
فیکس 04524-215211 موبائل 0300-4890196
فون اسلام آباد 051-2829706-2821750
فیکس 051-2829652 موبائل 0300-5105594
فون لندن: 0300-8481781
www.airborneservices.com

ربوہ میں طلوع و غروب 8 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:28
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
وقت عصر	5:12
غروب آفتاب	7:20
وقت عشاء	8:58

فری انٹرنیٹ کیفے برائے خواتین

(ایوان محمود ربوہ)

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مکمل طور پر مفت انٹرنیٹ کیفے کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا ہے۔ فی الحال صرف خواتین اس سے استفادہ کر سکیں گی۔ کیفے کے اوقات کار 9:30 صبح تا 1:30 بجے دوپہر ہیں براہ کرم ان اوقات میں ہی تشریف لائیں۔

(کمپیوٹر سیکشن ایوان محمود ربوہ)

چائنیز سمر لینگوئج کلاس

مورخہ 15 جولائی بروز جمعرات سے لینگوئج انسٹیٹیوٹ واقفین نو دارالرحمت وسطی میں چائنیز زبان کی کلاس شروع کی جا رہی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے واقفین نو بچے اور بچیاں اور دیگر خواتین مورخہ 15 جولائی کو 5:30 بجے سہ پہر لینگوئج انسٹیٹیوٹ بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں تشریف لے آئیں

(انچارج لینگوئج انسٹیٹیوٹ واقفین نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434,Fax:213966

سی پی ایل نمبر 29

منہ کھر، سرکن، زہرباد، گلٹی، ناڑ
نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً تھنوں کی سوجن، دودھ کی کمی یا خرابی، رحم (اوانس) نکالنا، جیر کی رکاوٹ، بندش، اپھارہ، گل گھوٹو، ٹک ٹک، بخار، سرن، فالج، پیٹ کے کیڑے، واہ دستوں وغیرہ کیلئے مؤثر ادویات و لٹریچر دستیاب ہے۔ بالمشافہ، بذریعہ فون یا بذریعہ ڈاک رابطہ فرمائیں۔
ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کے لئے خصوصی رعایت، لٹریچر مفت
فون آفس: 213156 سیلز: 214576 فیکس: 212299
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار۔ ربوہ